जहां आरा

جہاں آرا

اداکاران
مالا سنہا
بھارت بھوشن

قیمت چھ نئے پیسے

رتن اینڈ کو بک سیلرز دریبہ کلاں دہلی

گانے

جہاں آرا فلم کے

گانا نمبر ۱

کسی کی یاد میں دنیا کو ہیں بھلائے ہوئے
زمانا گزرا ہے اپنا خیال آئے ہوئے

بڑی عجیب خوشی ہے غمِ محبت بھی
ہنسی لبوں پہ مگر دل پہ چوٹ کھائے ہوئے

نہ آج دیکھو میری خشک آنکھوں کو
کہ ان جھروکوں سے دریا بھی ہیں بہائے ہوئے

ہزار پردے ہوں پہرے ہوں یا ہوں دیواریں
رہیں گے میری نظر میں تو وہ سمائے ہوئے

کسی کے حسن کی بس ایک کرن ہی کافی ہے
یہ لوگ کیوں میرے آگے ہیں شمع لائے ہوئے

گانا نمبر ۲ ۔ حالِ دل یوں انہیں سنایا گیا
آنکھ ہی کو زباں بنایا گیا

زندگی کی اداس راہوں کو
آپ کی یاد سے سجایا گیا

عشق کی وہ بھی منزل تھی
ہر قدم پر فریب کھایا گیا

دل پہ اک وہ بھی حادثہ گزرا

آج تک دل سے جو چھپایا گیا
لاکھ ٹالا سمیٹ کر یا رب
کس لئے وہ ایک دن بنایا گیا

گانا نمبر ۳: - بعد مدت سے یہ گھڑی آئی - آپ آئے تو زندگی آئی
عشق مر کے کامیاب ہوا - آج ایک ذرہ آفتاب ہوا
شکریہ ہے حضور آنے کا - بخت جاگا غریب خانے کا
اک زمانے کے بعد عید ہوئی - عید سے پہلے میری عید ہوئی
عید کا چاند آج دیکھا ہے - عید کا کیوں نہ اعتبار آئے
ہاتھ اٹھا کر دعا یہ کرتا ہوں - عید پھر ایسی بار بار آئے
عشق کا بھی کوئی خدا ہو گا - اور جو ہو گا تو سن رہا ہو گا
عید ایسی کبھی نہ آئے گی - ساتھ جو آپ کو نہ لائے گی
دن زمانے کا رات اپنی ہے - اس گھڑی کائنات اپنی ہے
عشق پر حسن کی عنایت ہے - میرے پہلو میں میری جنت ہے
فاصلے وقت نے مٹا ہی دیئے - دل تڑپتے ہوئے مٹا ہی دیئے
کاش اس وقت موت آ جائے - زندگانی پہ آ کے چھا جائے
آپ جب میرے پاس ہوتے ہیں - چاند تارے اداس ہوتے ہیں
شعلہ عشق جب بھڑکتا ہے - تو خدا کا بھی دل دھڑکتا ہے
عشق کو تو خدا بناتا ہے - خوف پھر کس لئے وہ کھاتا ہے
عشق اپنا مقام پا جائے - تو خدائی بھی مات کھا جائے

بعد مدت کے یہ گھڑی آئی
آپ آئے تو زندگی آئی

گانا نمبر۴۔ اے صنم آج یہ قسم کھائیں
مُڑ کے اب دیکھنے کا نام نہ لیں
پیار کی وادیوں میں کھو جائیں۔
اے صنم آج یہ قسم کھائیں
فاصلے پیار کے مٹا ڈالیں
اور دُنیا سے دُور ہو جائیں
اک محبت کے سِوا اور نہ کچھ یاد رہے
عشقِ دُنیا کی تمناؤں سے آزاد رہے
تیری آنکھوں کے سِوا زندگی اور ہے کیا
تیری چاہت کا نشہ بیخودی اور ہے کیا۔ اے صنم...
جس طرف جائیں بہاروں کے سلام آئیں گے
آسمانوں سے بھی رنگین پیام آئیں گے
تیرا جلوہ ہے جہاں۔ میری تمنا ہے وہاں
تیرے ہونٹوں کی ہنسی۔ سو بہاروں کا سماں۔ اے صنم۔
اپنا ایمان فقط اپنی محبت ہو گی
ہر گھڑی عشق کی اک تازہ قیامت ہو گی
دیکھ کر رنگ وفا مسکرائے گا خدا!
اور سوچے گا ذرا عشق کیوں پیدا کیا۔ اے صنم۔
گانا نمبر ۵۔ میں تیری نظر کا سرور ہوں
تجھے یاد ہو کے نہ یاد ہو
تیرے پاس رہ کے بھی دُور ہوں۔ تجھے یاد ہو کے نہ یاد ہو

مجھے آنکھ سے تو گرا دیا
کہو دل سے بھی کیا بھلا دیا
تیری عاشقی کا غرور ہوں - مجھے یاد ہو کے نہ یاد ہو
جو سنگ اٹھی تیری راہ میں جو لیا ہے تیری نگاہ میں
وہی آگ ہوں وہی نور ہوں - مجھے یاد ہو کے نہ یاد ہو
تیری زلف ہے میرا ہاتھ ہے - کہ تو آج بھی میرے ساتھ ہے
تیرے دل میں میں بھی ضرور ہوں - مجھے یاد ہو کے نہ یاد ہو
میں تیری نظر کا....

گانا نمبر ۱۶- پھر وہی شام وہی غم وہی تنہائی ہے
دل کو سمجھانے تیری یاد چلی آئی ہے
پھر تیری زلف کی رخسار کی باتیں ہوں گی
ہجر کی رات مگر پیار کی باتیں ہوں گی
پھر محبت نے تڑپنے کی قسم کھائی ہے - پھر وہی...
پھر تصور تیرے پہلو میں بیٹھا جائے گا
پھر گیا وقت گھڑی بھر کو پلٹ آئے گا
دل بہل جائے گا آخر کو تو سودائی ہے - پھر وہی....
جانے اب تجھ سے ملاقات کبھی ہو کہ نہ ہو
جو ادھوری رہی وہ بات کبھی ہو کے نہ ہو
میری منزل تیری منزل سے بچھڑ آئی ہے - پھر وہی...
گانا نمبر ۱۷- وہ چپ رہیں تو میرے دل کے داغ جلتے ہیں
جو بات کر لیں تو بجھتے چراغ جلتے ہیں

کبھو بجھیں کہ جلیں
ہم اپنی راہ چلیں یا تمہاری راہ چلیں
بجھیں تو ایسے کہ جیسے غریب کا دل
جلیں تو ایسے کہ جیسے چراغ جلتے ہیں ۔ وہ چپ ...
یہ کھوئی کھوئی نظر
کبھی تو ہو گی ادھر یا سدا رہے گی اُدھر
اُدھر تو ایک سُلگتا ہوا ہے ویرانہ
مگر اِدھر تو بہاروں میں باغ جلتے ہیں ۔ وہ چپ ...
جو اشک پی بھی لیئے
جو ہونٹ سی بھی لیئے تو ستم یہ کیسا کیا
کچھ آج اپنی سناؤ ۔ کچھ آج میری سنو
خاموشیوں سے تو دل اور دماغ جلتے ہیں ۔ وہ چپ ...
گانا نمبر ۸ ۔ میں تیری نظر کا سرور ہوں ۔ تجھے یاد ہو کے نہ یاد ہو
تیرے پاس رہ کے بھی دور ہوں ۔ تجھے یاد ہو ....
تیری زلف ہے میرا ہاتھ ہے ۔ کہ تو آج میرے ساتھ ہے
تیرے دل میں میں بھی ضرور ہوں ۔ تجھے یاد ہو ....
جب جب تمہیں بھلایا تم اور یاد آئے
جلتے رہیں ہیں دل سے ۔ اب تک تمہارے سائے
تم سے بچھڑ کے ہم نے دل کو وہ ہنر سنبھالا
گلشن میں یہ نہ بدلا صحرا میں بھی نہ لائے
چھائے رہے نظر میں تیری زلف کے اندھیرے

کئی آفتاب چمکے کئی چاند جگمگائے

مرنے کی آرزو میں ہم جی رہے ہیں ایسے
جیسے کہ لاش اپنی خود ہی کوئی اٹھائے

گانا نمبر ۹ ۔ تیرا غم خوار ہوں لیکن میں تجھ تک آ نہیں سکتا
میں اپنے نام تیری بیکسی لکھوا نہیں سکتا
تیری آنکھ کے آنسو پی جاؤں ایسی میری تقدیر کہاں
تیرے غم میں تجھ کو بہلاؤں ۔ ایسی میری تقدیر کہاں

اے کاش جو مل کر روتے کچھ درد تو ہلکے ہوتے
بیکار نہ جاتے آنسو کچھ داغ جگر کے دھوتے
پھر رنج نہ ہوتا اتنا ہے تنہائی میں جتنا
اب جانے یہ راستہ غم کا ۔ ہے اور بھی لمبا کتنا
حالت کی الجھن سلجھاؤں ۔ ایسی میری تقدیر کہاں
تیری آنکھ کے ——

کیا تیری زلف کا لہرا ہے اب بھی وہی سنہرا
کیا اب تک تیرے در پہ ۔ دیتی ہیں ہوائیں پہرا
لیکن ہے یہ خام خیالی ۔ تیری زلف بنی ہے سوالی
محتاج ہے ایک کلی کی ۔ اک روز تھی پھولوں والی
وہ پریشاں زلفیں مہکاؤں ۔ ایسی میری تقدیر کہاں
تیری آنکھ کے ——

ختم شد